آیات نمبر 30 تا 35 میں اہل کتاب کے علماء اور راہبوں کا گمراہ کن کردار۔ مال جمع کرنے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے پر سخت وعید۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ یہود کہتے ہیں کہ عزیر علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے، اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ سب بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبانوں سے نکالتے ہیں يُضَاهِـُٔونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ؕ یہ اسی قسم کی بات کہہ رہے ہیں جو ان سے پہلے منکرین حق بھی کہتے رہے ہیں قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُونَ اللہ ان کو ہلاک کرے یہ کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہیں ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راہبوں اور مسیح ابن مریم کو اپنا رب بنالیا ہے وَمَآ اُمِرُوٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے معبود کی بندگی کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُونَ وہ ان چیزوں سے پاک ہے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار صرف اللہ کو حاصل ہے۔ کسی بھی دوسرے شخص کو یہ اختیار دینا اسے اپنا رب سمجھنے کے مترادف ہے۔ یہود و نصاریٰ نے یہ اختیار اپنے عالموں اور راہبوں کو دے رکھا تھا، اسی طرح نصاریٰ مسیح ابن مریم کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں ﴿۳۱﴾ يُرِيدُونَ اَنْ يُّطْفِـُٔوا نُورَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُورَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور کو کامل کر کے رہے گا خواہ یہ بات کافروں کو

کتنی ہی بری لگے ﴿۳۲﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اللہ کی ذات وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ یہ بات مشرکوں کو کتنی ہی ناگوار محسوس ہو ﴿۳۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اے ایمان والو! بے شک یہودیوں کے اکثر علماء اور راہب، لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں اور انہیں اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو اے پیغمبر (ﷺ)! آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ جس دن اس سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں رکھ کر تپایا جائے گا پھر اس تپتے ہوئے سونے چاندی سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ اور کہا جائے گا کہ یہ وہی خزانہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا لہٰذا اب اپنی جمع کی ہوئی دولت کا مزا چکھو ﴿۳۵﴾

آیات نمبر 36 تا 42 میں مسلمانوں کو بغیر کسی لحاظ کے تمام مشرکین سے جہاد کرنے کا حکم ۔جنگ میں حرمت والے مہینوں کا احترام کرنے کی تاکید جو ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہیں اور روز اول سے اللہ کے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ منافقین کو جہاد سے فرار اختیار کرنے پر وعید ۔ اللہ ہمیشہ اپنے رسول کی مدد فرمائے گا، حتیٰ کہ جب وہ محض اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ غار میں تھے تو اللہ نے اس وقت بھی مدد فرمائی تھی ۔ مسلمانوں کو ہر حال میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرنے کی تاکید۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰهِ اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ مِنۡهَاۤ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ‌ ؕ بے شک جس دن سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس دن سے اللہ کے نزدیک اسکی کتاب یعنی لوح محفوظ کے مطابق مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے، ان مہینوں میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں بارہ مہینے بالترتیب محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ ہیں، جبکہ ان میں محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ حرمت والے مہینے ہیں جن میں قتال و جدال کی بالخصوص ممانعت ہے ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِيۡهِنَّ اَنۡفُسَكُمۡ‌ وَقَاتِلُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ كَآفَّةً‌ ؕ یہی سیدھا اور مستحکم دین ہے لہذا ان حرمت والے مہینوں میں ناحق قتال سے اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور تمام مشرکین سے اسی طرح اکھٹے ہو کر جنگ کرو جس طرح وہ تم سے اکھٹے ہو کر لڑتے ہیں وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۶﴾ اور یہ یاد رکھنا کہ اللہ پرہیزگار لوگوں کے ساتھ ہے اِنَّمَا

اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الۡکُفۡرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُحِلُّوۡنَہٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوۡنَہٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوۡا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فَیُحِلُّوۡا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ ؕ

حرمت والے مہینوں کو آگے پیچھے ہٹا دینا کفر میں اضافہ ہے جس سے یہ کافر لوگ گمراہی میں مبتلا کئے جاتے ہیں کہ وہ ایک سال حرام مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اسے حرمت والا قرار دے ڈالتے ہیں تاکہ جن مہینوں کو اللہ نے حرمت والا قرار دیا ہے ان کی گنتی پوری کر لیں پھر جو مہینے اللہ نے حرام قرار دئے ہیں انہیں حلال کر لیتے ہیں زُیِّنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ اَعۡمَالِہِمۡ ؕ ان کے برے اعمال ان کے لئے خوش نما بنا دیئے گئے ہیں وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ اور اللہ ایسے منکرینِ حق کو ہدایت کی توفیق نہیں دیا کرتا قریش مکہ جنگ و جدل اور خون کے انتقام لینے کی خاطر کسی حرام مہینے کو حلال قرار دے لیتے تھے اور اس کے بدلے میں کسی حلال مہینے کو حرام کر کے حرام مہینوں کی تعداد پوری کر دیتے تھے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ قمری سال کو شمسی سال کے مطابق کرنے کے لیے اس میں کبیسہ کا ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے، تاکہ حج ہمیشہ ایک ہی موسم میں آتا رہے اور وہ ان زحمتوں سے بچ جائیں جو قمری حساب کے مطابق مختلف موسموں میں حج کے گردش کرتے رہنے سے پیش آتی ہیں ۳۷ رکوع [۵] یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَا لَکُمۡ اِذَا قِیۡلَ لَکُمُ انۡفِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اثَّاقَلۡتُمۡ اِلَی الۡاَرۡضِ ؕ اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ چلو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے باہر نکلو تو تمہارے قدم زمین سے چمٹ جاتے ہیں، پس منظر میں سن ۹ ہجری کے دوران غزوہ تبوک ہے، جب موسم بھی شدید گرمی کا تھا، فصل کے پکنے اور کٹنے کا زمانہ بھی قریب تھا اور

سفر بھی خاصہ دور دراز کا تھا اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ کیا تم
آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر رضامند ہو گئے ہو فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابلہ
میں بہت ہی کم ہیں یاد رکھو کہ دنیاوی زندگی کا مزہ اور عیش و آرام، آخرت کے مقابلے میں کچھ
بھی نہیں ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬ وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ اگر تم جہاد کے لئے نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک
سزا دے گا اور تمہارے بدلے کسی اور قوم کو تمہاری جگہ لے آئے گا اور تم اللہ کو
کوئی نقصان نہ پہنچا سکو گے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ ہر چیز پر پوری
طرح قادر ہے ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ
اللّٰهَ مَعَنَا ۚ اگر تم لوگ اللہ کے رسول کی مدد نہ کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ نے تو
اپنے رسول کی اس نازک وقت بھی مدد کی تھی جب کافروں نے انہیں اس حال میں
گھر سے نکالا تھا کہ فقط ایک آدمی ان کے ساتھ تھا اور جب یہ دونوں غار میں تھے، اس
وقت پیغمبر (ﷺ) نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کچھ غم نہ کرو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ
ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ پھر اللہ نے اپنے رسول پر
تسکین و رحمت نازل فرمائی اور ایسے لشکروں سے مدد فرمائی جو تمہیں دکھائی نہ دیتے

تھے اور بالآخر اللہ نے کافروں کی بات پست کر دی اور ہمیشہ اللہ ہی کی بات بلند رہتی ہے وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ اللہ بہت زبردست اور بہت حکمت کا مالک ہے ﴿۴۰﴾

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاہِدُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ وَ اَنۡفُسِکُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اے مسلمانوں! خواہ تم ہلکے ہو یا بھاری جس حال میں بھی ہو جہاد کے لئے نکلو، اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو ﴿۴۱﴾ لَوۡ کَانَ عَرَضًا قَرِیۡبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوۡکَ وَ لٰکِنۡۢ بَعُدَتۡ عَلَیۡہِمُ الشُّقَّۃُ ؕ اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ)! اگر ان لوگوں کو کوئی آسانی سے حاصل ہونے والا دنیاوی فائدہ نظر آتا اور سفر بھی آسان ہوتا تو یہ لوگ ضرور آپ کے ساتھ جاتے لیکن ان کے لئے تو یہ سفر بہت لمبا اور کٹھن ہو گیا ہے وَ سَیَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ لَوِ اسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا مَعَکُمۡ ۚ عنقریب یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم میں قوت اور طاقت ہوتی تو ہم یقیناً آپ کے ساتھ نکلتے ان منافقین کا ذکر ہے جنہوں نے جھوٹے عذر پیش کر کے رسول اللہ سے جنگ میں نہ جانے کی اجازت لے لی تھی۔ یُہۡلِکُوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ ۚ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ یہ لوگ خود ہی اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں ﴿۴۲﴾ ع رکوع [۶]

آیات نمبر 43 تا 52 میں اس حقیقت کا اظہار کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اگر رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کو پیچھے رہ جانے کی اجازت نہ دیتے تو ان کی منافقت ظاہر ہو جاتی۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو تسلی کہ ان منافقین کے پیچھے رہ جانے ہی میں خیر تھی، اگر یہ جاتے تو وہاں بھی فساد ہی برپا کرتے۔

عَفَا اللّٰهُ عَنۡكَ‌ۚ لِمَ اَذِنۡتَ لَهُمۡ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَتَعۡلَمَ الۡكٰذِبِيۡنَ اے پیغمبر (ﷺ)! اللہ نے آپ سے درگزر کیا! آپ نے ان لوگوں کو پیچھے رہ جانے کی کیوں اجازت دی؟ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو آپ پر سچ بولنے والے بھی ظاہر ہو جاتے اور آپ جھوٹ بولنے والوں کو بھی پہچان لیتے ﴿۴۳﴾ لَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ اَنۡ يُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ‌ؕ جو لوگ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ آپ سے کبھی ایسی اجازت نہیں مانگتے کہ انہیں اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے سے معاف رکھا جائے وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ اور اللہ پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَارۡتَابَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ فَهُمۡ فِىۡ رَيۡبِهِمۡ يَتَرَدَّدُوۡنَ آپ سے ایسی اجازت صرف وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں مبتلا ہیں اور وہ اپنے اسی شک میں حیران و سرگرداں پھرتے ہیں ﴿۴۵﴾ وَلَوۡ اَرَادُوا الۡخُرُوۡجَ لَاَعَدُّوۡا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰـكِنۡ كَرِهَ اللّٰهُ انۡۢبِعَاثَهُمۡ فَثَبَّطَهُمۡ وَقِيۡلَ

اقۡعُدُوۡا مَعَ الۡقٰعِدِيۡنَ اگر ان لوگوں کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ اس کے لئے کچھ تیاری بھی کرتے لیکن اللہ نے ان کا جہاد کے لئے نکلنا ہی پسند نہ کیا، لہٰذا اللہ نے انہیں روک دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ تم پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو ﴿۴۶﴾

لَوۡ خَرَجُوۡا فِيۡكُمۡ مَّا زَادُوۡكُمۡ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَا۟اَوۡضَعُوۡا خِلٰلَكُمۡ يَبۡغُوۡنَكُمُ الۡفِتۡنَةَ‌ۚ اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ نکلتے بھی تو خرابی پھیلانے کے سوا کچھ نہ کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی کے لئے ضرور دوڑ دھوپ کرتے وَ فِيۡكُمۡ سَمّٰعُوۡنَ لَهُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ اور ان کے جاسوس اب بھی تمہارے درمیان موجود ہیں اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے ﴿۴۷﴾

لَقَدِ ابۡتَغَوُا الۡفِتۡنَةَ مِنۡ قَبۡلُ وَقَلَّبُوۡا لَكَ الۡاُمُوۡرَ حَتّٰى جَآءَ الۡحَـقُّ وَظَهَرَ اَمۡرُ اللّٰهِ وَهُمۡ كٰرِهُوۡنَ بلاشبہ یہ لوگ پہلے سے ہی فتنہ و فساد کی جستجو میں ہیں اور آپ کو ناکام کرنے کے لئے مختلف تدابیر کی الٹ پھیر کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ حق آگیا اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہا، اگرچہ یہ سب کچھ ان کو ناگوار ہی گزرا ﴿۴۸﴾

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ ائۡذَنۡ لِّىۡ وَلَا تَفۡتِنِّىۡ‌ؕ اور ان منافقوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں پیچھے رہ جانے کی اجازت دیدیجئے اور ہمیں کسی فتنہ میں نہ ڈالئے اَلَا فِى الۡفِتۡنَةِ سَقَطُوۡا‌ ؕ آگاہ ہو جاؤ! کہ یہ لوگ فتنہ میں تو پہلے ہی پڑ چکے ہیں وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ اور بلاشبہ جہنم نے کافروں کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے ﴿۴۹﴾

اِنۡ تُصِبۡكَ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ‌ۚ اگر آپ کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے

تو وہ انہیں بری لگتی ہے وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِیْبَةٌ یَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ یَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ اور اگر آپ کو کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو پہلے ہی دور اندیشی کا پہلو اختیار کر لیا تھا اور خوش ہوتے ہوئے آپ کے پاس سے واپس چلے جاتے ہیں ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَاۚ هُوَ مَوْلٰىنَاۚ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! آپ فرما دیجئے کہ ہمیں کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہو، وہی ہمارا آقا اور مولا ہے وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور مومنوں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَیَیْنِؕ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم ہمارے حق میں جس چیز کا انتظار کر سکتے ہو وہ یہی ہے کہ ہمیں دو بھلائیوں میں سے کوئی ایک بھلائی مل جائے یعنی شہادت یا غنیمت وَ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ یُّصِیْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَیْدِیْنَاۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ یا تو اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کر دے یا ہمارے ہاتھوں سے سزا دلوائے، تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں

﴿۵۲﴾

آیات نمبر 53 تا 60 میں منافقین کو تنبیہ کہ وہ جو مال بھی خرچ کر رہے ہیں وہ محض نام و نمود کے لئے ہے، اللہ کے ہاں اس کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ منافقین کے اس گروہ کی طرف اشارہ جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محض اس لئے تھا کہ صدقات کے مال میں سے ان کی مرضی کے مطابق حصہ مل جائے۔ صدقات کے اصل حقداروں کی تفصیل۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ آپ فرما دیجئے کہ تم لوگ اپنے مال خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تمہاری جانب سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ تم نافرمان لوگ ہو ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور ان کے صدقات قبول نہ کئے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منکر ہیں اور وہ نماز کی ادائیگی کے لئے آتے تو ہیں مگر کاہلی و بے رغبتی کے ساتھ اور اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تو ہیں مگر بڑی بددلی اور ناگواری کے ساتھ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان کے مال و دولت اور کثرت اولاد کو دیکھ کر تعجب نہ کریں اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان ہی چیزوں کے ذریعہ انہیں عذاب میں مبتلا رکھے اور بالآخر ان کی جان کفر ہی کی حالت میں نکلے ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ

اور یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا کر تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ یہ لوگ تم ہی میں سے ہیں

وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ حالانکہ یہ تم میں سے نہیں ہیں، ان کا

یہ کہنا صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ مسلمانوں سے خوفزدہ ہیں ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ

مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ان کی حالت یہ

ہے کہ اگر انہیں کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا سر چھپانے کی جگہ مل جائے تو فوراً دوڑتے

ہوئے ادھر چلے جائیں گے ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ ان میں

سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو صدقات کی تقسیم میں آپ پر بے انصافی کا الزام

لگاتے ہیں فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ

يَسْخَطُوْنَ پھر اگر ان کو صدقات میں سے ان کی خواہش کے مطابق دے دیا جائے

تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان کی خواہش کے مطابق نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے

ہیں ﴿٥٨﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ

سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ اور ان کے حق

میں کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں

دیا تھا اور کہتے کہ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے، اللہ ہمیں آئندہ بھی اپنے فضل سے

بہت کچھ عطا کرے گا اور اس کا رسول بھی ہم پر عنایت فرمائے گا، بلاشبہ ہم تو اللہ ہی

سے توقع رکھنے والے ہیں ﴿٥٩﴾ ع رکوع [۷] اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ

وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ

سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ ابۡنِ السَّبِيۡلِ‌ؕ یہ صدقات تو صرف غریبوں اور مسکینوں کا حق ہیں اور ان کا حق ہیں جو صدقات کی وصولی پر مامور ہوں یا جن کی دلجوئی منظور ہو یا غلاموں کو آزاد کرانے اور قرض داروں کی مدد کرنے کے لئے اور جہاد کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے اور مسافروں کی امداد کے لئے فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ یہ حکم اللہ کی جانب سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ بہت علم اور بڑی حکمت کا مالک ہے ﴿۶۰﴾

آیات نمبر 61 تا 66 میں ان منافقین کی طرف اشارہ جو اس بات کی تشہیر کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر تحقیق ہر شخص کی بات پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ منافقین کا اندیشہ کہ کہیں ایسی سورت نہ نازل ہو جائے جو ان کی منافقت ظاہر کر دے

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ اور ان منافقوں میں سے بعض وہ ہیں جو اپنی بدگوئی سے نبی (ﷺ) کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کانوں کا کچا ہے ہم جو کچھ بھی کہتے ہیں یہ اسے بغیر تحقیق کئے فوراً صحیح تسلیم کر لیتا ہے قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ آپ کہہ دیجئے کہ نبی (ﷺ) کا یہ رویہ تمہاری بھلائی ہی کے لئے ہے، وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مخلص مسلمانوں کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں ان سے مہربانی کا برتاؤ کرتا ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ اے مسلمانو! یہ منافق لوگ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کر لیں وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ اگر یہ لوگ واقعی مومن ہیں تو جھوٹی قسمیں کھانے کے بجائے انہیں اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا چاہئے کہ وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ

کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ کرے گا
تو اس کے لیے جہنم کی آگ تیار ہے جس میں وہ ہمیشہ جلتا رہے گا، یہ بہت بڑی رسوائی
ہے ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ؕ منافق اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں اللہ کوئی ایسی سورت نہ
نازل کر دے جو ان منافقوں کے دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کو ان مسلمانوں پر ظاہر
کر دے قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ آپ کہہ دیجئے کہ
ٹھیک ہے، تم مذاق اڑاتے رہو، بے شک تم لوگ جس بات سے ڈرتے ہو اللہ اس کو
ضرور ظاہر کر دے گا ﴿۶۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ
نَلْعَبُ ؕ اور اگر آپ ان سے اس بارے میں دریافت کریں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم
تو یوں ہی آپس میں بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ
رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور
اس کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے تھے ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ ؕ اب تم بے کار عذر نہ پیش کرو کیونکہ تم ایمان لانے کے بعد کفر کا
ارتکاب کر چکے ہو اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر بھی دیں تو دوسری
جماعت کو ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ یقیناً مجرم ہیں ﴿۶۶﴾ع رکوع [۸]

آیات نمبر 67 تا 72 میں اس حقیقت کا بیان کہ منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک جیسے ہیں، یہ برائی کی ترغیب دیتے ہیں اور بھلائی سے روکتے ہیں، ان کے لئے جہنم کا وعدہ ہے۔ انہیں قوم نوح، عاد، ثمود، اصحاب مدین اور الٹی ہوئی بستیوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں، وہ بھلائی کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، ان کے لئے جنت اور اللہ کی خوشنودی کا وعدہ ہے، یہی اصل کامیابی ہے

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں سب ایک ہی جیسے ہیں يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ یہ لوگ بری باتوں کی ترغیب دیتے ہیں اور اچھے کاموں سے روکتے ہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ بند کئے رہتے ہیں نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا، سو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا بے شک یہ منافق بہت ہی نافرمان ہیں ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے آتش جہنم کا وعدہ کیا ہے، یہ لوگ اس آگ میں ہمیشہ جلتے رہیں گے، یہ آگ کا عذاب ہی ان کے لئے کافی ہوگا وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ اور اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے، اور ان کے لیے دائمی عذاب تیار ہے ﴿٦٨﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؕ اے منافقو! تمہاری حالت بھی

ان ہی لوگوں جیسی ہے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ تم سے بہت زیادہ طاقتور اور مال و اولاد میں تم سے کہیں زیادہ تھے فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ خُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ط پھر وہ اپنے حصہ کا خوب فائدہ اٹھا گئے اور تم نے بھی اپنے حصہ کا ویسا ہی فائدہ اٹھایا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھایا تھا اور تم بھی بیہودہ باتوں میں لگے رہے جیسے وہ لگے رہے تھے اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ج وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو گئے اور یہی نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۙ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَ الْمُؤْتَفِكٰتِ ط کیا انہیں ان لوگوں کے حالات کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے تھے جیسے نوح اور عاد اور ثمود کی قوم اور ابراہیم کی قوم اور مدین والے اور الٹی ہوئی بستیوں والے اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ج ان سب کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ پھر اللہ کی یہ شان نہ تھی کہ وہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے ﴿۷۰﴾ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ

الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ جو نیک کاموں کی
ترغیب دیتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں
اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ بے شک اللہ تعالیٰ بہت زبردست اور بڑی حکمت والا ہے ﴿۷۱﴾ وَعَدَ
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ اللہ نے مومن مردوں اور مومن
عورتوں سے جنت کے ایسے باغوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی
یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور اللہ نے ان سے نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے جو ان
ہی دائمی باغات میں ہوں گے وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ اور اللہ کی خوشنودی
تو سب سے بڑی نعمت ہے ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ان سب نعمتوں کا حاصل ہو
جانا ہی بڑی کامیابی ہے ﴿۷۲﴾ رکوع [۹]

آیت نمبر 73

آیات نمبر 73 تا 80 میں رسول اللہ ﷺ کو منافقین سے جہاد کرنے اور ان پر سختی کرنے کی تاکید۔ ان منافقین کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا تھا لیکن انہوں نے اس کی قدر نہ کی۔ ان میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ نے انہیں نوازا تو وہ خوب خیرات کریں گے لیکن انہوں نے اپنا عہد توڑ ڈالا۔ اللہ ان کے رازوں کو جانتا ہے۔ یہ لوگ غریب مسلمانوں کے صدقہ و خیرات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اب ان کے لئے کتنی ہی مغفرت طلب کی جائے، اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ اے نبی (ﷺ)! کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کیجئے، اور ان کے ساتھ سخت رویہ اختیار کیجئے وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو واپس لوٹنے کی بہت ہی بری جگہ ہے ﴿۷۳﴾ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ یہ منافق اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ حالانکہ یقیناً انہوں نے کلمہ کفر کہا ہے اور یہ اسلام لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایسی چیز کا ارادہ کیا جسے وہ حاصل نہ کر سکے منافقین ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے لیکن انہیں کامیابی حاصل نہ ہو سکی وَ مَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ کیا ان منافقین کا یہ بغض و عناد اس وجہ سے ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو دولت مند اور غنی کر

دیا ہے؟ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ پس اگر یہ لوگ توبہ کرلیں تو ان کے

حق میں بہتر ہوگا وَ اِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَ

الْاٰخِرَةِ ۚ اور اگر یہ توبہ سے روگردانی کریں گے تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں

دردناک عذاب دے گا وَ مَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ اور روئے

زمین پر نہ ان کا کوئی حمائتی ہوگا اور نہ مددگار ﴿۷۴﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور ان منافقوں

میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر اللہ ہمیں اپنے

فضل سے مال و دولت عطا فرمائے گا تو ہم خوب خیرات کیا کریں گے اور ہم اس کے

نیک بندوں میں سے ہو جائیں گے ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ

تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ پھر جب اللہ نے ان کو اپنے فضل سے مال عطا کیا تو اس

میں بخل کرنے لگے اور اپنے عہد سے روگردانی کرکے منہ پھیر لیا ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ پھر ان کی حرکت کا یہ انجام ہوا کہ اللہ نے ان کے دلوں میں اس

دن تک کے لئے نفاق ڈال دیا جس دن وہ اللہ کے حضور پیش ہوں گے کیونکہ انہوں

نے اللہ سے کیے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی کی تھی اور اس لیے بھی کہ وہ جھوٹ بولا

کرتے تھے ﴿۷۷﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے پوشید رازوں اور باہمی

سرگوشیوں تک سے واقف ہے اور یہ کہ اللہ تو غیب کی پوشیدہ باتیں جاننے والا ہے ﴿۷۸﴾

اَلَّذِيۡنَ يَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِيۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ فِى الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ اِلَّا جُهۡدَهُمۡ فَيَسۡخَرُوۡنَ مِنۡهُمۡ‌ ؕ یہ منافق ایسے لوگ ہیں کہ جو ذی استطاعت مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں ان پر ریاکاری کا الزام لگاتے ہیں اور جو غریب اپنی محنت مزدوری کی کمائی میں سے اپنی حیثیت کے مطابق خیرات کرتے ہیں ان کا مذاق اڑاتے ہیں سَخِرَ اللّٰهُ مِنۡهُمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ‏ اللہ انہیں اس مذاق کی سزا ضرور دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ﴿۷۹﴾

اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ‌ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! اب آپ ان کے لئے استغفار کریں یا استغفار نہ کریں، اگر آپ ان کے لئے ستّر مرتبہ بھی استغفار کریں گے تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ‌ ؕ ان کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا ہے وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ اور اللہ ایسے نافرمان لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا ﴿۸۰﴾ رکوع [۱۰]

آیات نمبر 81 تا 89 میں غزوہ تبوک میں جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے والے منافقین کو سخت وعید۔ رسول اللہ کو ہدایت کہ آئندہ نہ انہیں کبھی اپنے ساتھ جہاد پر لے جائیں اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھیں۔ جن لوگوں نے خلوص کے ساتھ اپنے جان ومال سے جہاد کیا ان کے لئے جنت کا وعدہ۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ رسول اللہ (ﷺ) کے جنگ کے لئے تشریف لے جانے کے بعد پیچھے رہ جانے والے لوگ اپنے بیٹھ رہنے پر بہت خوش ہوئے تھے اور انہوں نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے اور کہنے لگے کہ ایسی سخت گرمی میں مت نکلو قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ انہیں بتا دیجئے کہ جہنم کی آگ اس گرمی سے بہت زیادہ گرم ہے، کیا خوب ہوتا کہ وہ اس بات کو سمجھ لیتے ان آیات کا پس منظر غزوہ تبوک ہی ہے ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ سو اب یہ دنیا میں تھوڑے دن ہنس لیں پھر اپنے ان اعمال کے بدلے انہیں آخرت میں بہت رونا ہو گا ﴿٨٢﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّ لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ پھر اگر اللہ آپ کو دوبارہ کبھی ان منافقین کے کسی گروہ کی طرف لے جائے اور وہ آپ

سے جہاد میں نکلنے کی اجازت طلب کریں تو آپ اُس وقت اِن سے کہہ دیں کہ اب تم میرے ساتھ کبھی نہیں جاسکتے اور نہ ہی میرے ساتھ مل کر کسی دشمن سے لڑنے کی اجازت ہے اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقۡعُدُوۡا مَعَ الۡخٰلِفِيۡنَ کیونکہ تم نے پہلی دفعہ پیچھے بیٹھ جانے کو پسند کیا تھا تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ ؕ اور اے پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) ! آئندہ ان منافقین میں سے جب کوئی مر جائے تو کبھی اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر جاکر کھڑے ہوں اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ یقیناً انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ حالت کفر ہی میں مرے ہیں ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ ؕ اے پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! آپ ان کے مال و دولت اور کثرت اولاد کو دیکھ کر تعجب نہ کریں اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ اللہ کا مقصد ہی یہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان ہی چیزوں کے ذریعہ انہیں عذاب میں مبتلا رکھے اور بالآخر ان کی جان کفر ہی کی حالت میں نکلے ﴿۸۵﴾ وَاِذَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوۡا مَعَ رَسُوۡلِهِ اسۡتَاۡذَنَكَ اُولُوا الطَّوۡلِ مِنۡهُمۡ وَقَالُوۡا ذَرۡنَا نَكُنۡ مَّعَ الۡقٰعِدِيۡنَ اور جب کوئی ایسی سورت نازل ہوتی ہے جس میں حکم ہوتا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو ان منافقین میں سے

صاحب ثروت اور خوشحال لوگ آپ سے رخصت طلب کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ ہمیں تو چھوڑ دیجئے کہ ہم پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہی گھروں میں رہ جائیں
﴿۸۶﴾ رَضُوۡا بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَ طُبِعَ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَہُمۡ لَا
یَفۡقَہُوۡنَ انہوں نے پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہ جانا پسند کیا، سو ان کے
دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے تو اب یہ کچھ سمجھتے ہی نہیں ﴿۸۷﴾ لٰکِنِ الرَّسُوۡلُ وَ الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا مَعَہٗ جٰہَدُوۡا بِاَمۡوَالِہِمۡ وَ اَنۡفُسِہِمۡ ؕ لیکن رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اور جو
لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے سب نے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا وَ اُولٰٓئِکَ
لَہُمُ الۡخَیۡرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے دنیا
و آخرت میں ہر قسم کی بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے
والے ہیں ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ
فِیۡہَا ؕ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی
ہیں یہ لوگ ہمیشہ ان ہی باغوں میں رہیں گے ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ دراصل ان
نعمتوں کا حصول بہت ہی بڑی کامیابی ہے ﴿۸۹﴾ ع رکوع [۱۱]

آیت نمبر 90

آیات نمبر 90 تا 93 میں ان صحرا نشینوں کو سخت انتباہ جو جھوٹے بہانے بنا کر غزوہ تبوک میں جہاد پر نہیں گئے۔ کمزوروں، بیماروں اور سامان سفر نہ رکھنے والوں کو جہاد سے رخصت۔

وَ جَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اور صحرا نشینوں میں سے بھی کچھ لوگ عذر کرتے ہوئے آپ کے پاس آئے کہ ان کو بھی جہاد سے رخصت دی جائے اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول سے اپنے دعویٰ ایمان میں جھوٹ بولا تھا وہ اپنے گھر ہی میں بیٹھے رہے سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ عنقریب ان میں سے وہ لوگ جنھوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا، انہیں دردناک عذاب پہنچے گا ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا عَلَى الْمَرْضٰى وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ لیکن نہ تو ضعیفوں پر جہاد سے رہ جانے میں کچھ گناہ ہے اور نہ بیماروں پر نہ ان لوگوں پر جن کے پاس جہاد کے لئے خرچ موجود نہ ہو بشرطیکہ یہ سب لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مخلص ہوں مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ ایسے نیک لوگوں پر کسی طرح کے الزام کی کوئی گنجائش نہیں ہے وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بہت بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿٩١﴾ وَّ لَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ اور نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ اور الزام ہے جو آپ کی خدمت

میں اس لئے حاضر ہوئے کہ آپ ان کو جہاد پر جانے کے لئے کوئی سواری عطا کر دیں تو آپ نے فرمایا کہ میں اپنے پاس کوئی زائد سواری نہیں پاتا کہ جس پر تمہیں سوار کر سکوں تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ تو وہ لوگ یہ سن کر واپس چلے گئے اور ان کی حالت یہ تھی کہ ان کی آنکھوں سے اس غم میں آنسو جاری تھے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ موجود نہیں ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَ هُمْ اَغْنِيَآءُ ج بس الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہونے کے باوجود آپ سے جہاد کے لئے رخصت طلب کرتے ہیں رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ لا وَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ انہوں نے گھروں میں بیٹھ رہنے والے معذوروں اور عورتوں کے ساتھ رہ جانا پسند کیا، اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے اسلئے اب یہ کچھ نہیں جانتے کہ ان کے اس عمل کا کیا انجام ہو گا ﴿۹۳﴾